سوال

(361) طلاق دینا خاوند کا حق ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساہیوال سے غازی بشیر لکھتے ہیں کہ میری بیوی کسی وجہ سے ناراض ہو کر اپنے میکے چلی گئی ہے اور تقریباً دس ماہ سے اپنے والدین کے ہاں رہ رہی ہے۔ مجھے سسرال والوں سے پیغام ملا ہے کہ ہماری لڑکی کو طلاق ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق اگر بیوی اپنے خاوند سے ناراض ہو کر اپنے والدین کے ہاں تین ماہ کا عرصہ گزار دے تو اسے خود بخود طلاق ہو جاتی ہے جبکہ میرا قطعی طور پر طلاق دینے کا ارادہ نہیں ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا واقعی بیوی کے اپنے والدین کے ہاں بیٹھنے سے خود بخود طلاق ہو جاتی ہے کیا طلاق دینا خاوند کا حق نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ بیوی خاوند کے اخلاص و محبت کو اللہ تعالی نے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اس اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان پیار و محبت اور مہر و وفا پیدا کر دیا ہے۔''(30/الروم :30)

اس آیت کے پیش نظر میاں بیوی کے باہمی تعلقات اتنے خوشگوار ہونے چاہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اغراض و مقاصد پورے ہوں یعنی ان میں باہمی اخلاص پیار و محبت اور سکون وچین ہونا چاہیے اگر کسی نکاح سے قدرت کے یہ مقاصد پورے نہیں ہوتے تو اس میں دونوں یا ان میں سے کسی ایک کا قصور ضرور ہے۔ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کو اسلام نے اتنی اہمیت دی ہے کہ ان لوگوں کو سخت الفاظ سے یاد کیا ہے جو میاں بیوی کے باہمی میل جول میں رخنہ اندازی کا باعث ہوں۔ حدیث میں ہے: ''جو شخص کسی کی بیوی کو اس کے خاوند کے خلاف اکساتا ہے اور اسے خراب کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''(ابو داؤد: النکاح 2175)

اس حدیث کے پیش نظر سسرال والوں کو چاہیے کہ وہ اپنی بچی کی آبادی میں خوشی محسوس کریں اور خاوند کو چاہیے کہ وہ ان اسباب کی تلافی کرے جو معاملات کے بگاڑ کا سبب بنتے ہیں۔ صورت مسئولہ میں اگر بیوی ناراض ہو کر اپنے میکے چلی جاتی ہے تو محض اس کے وہاں بیٹھے رہنے سے طلاق نہیں ہوگی۔ جب تک خاوند طلاق سے متعلقہ اختیارات کو استعمال نہیں کرے گا طلاق دینا خاوند کا حق ہے۔ جسے شریعت نے تسلیم کیا ہے بیوی اگر واقعی تنگ ہے۔ تو اسے خلع لینے کی اجازت ہے۔ اس صورت میں اسے اپنے حق مہر سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:373